سوال

(182) کیا وقت نکاح مہر کی ادائیگی لازم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

والتھم سٹولندن سے محمد اقبال و محمد رفیق صاحبان لکھتے ہیں

لفظ ''مہر'' کے معنی اور وجہ تسمیہ کیا ہے؟

مہر کی ادائیگی کے بارے میں دو مکاتب فکر ہیں۔ اولاً یہ کہ وقت نکاح ادائیگی مہر لازمی قرار دی گئی ہے وگرنہ تکمیل نکاح نہیں قرار پاتی۔ دوم یہ کہ وقت طلاق ادائیگی مہر شرط طلاق ہے۔ صحیح صورت کیا ہے تفصیل سے لکھیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مہر کے لغوی معنی ہیں بدلہ اور عوض اور شرعی طور پر اس مال کو کہا جاتا ہے جس وہ وہ جائدہ اٹھاسکے اور خرچ بھی کرسکے۔ یہ معجل بھی ہوتا ہے اور مؤجل بھی۔ یا دوسرے الفاظ میں۔

اسلام میں وہ چیز جو خاوند نکاح کے سلسلے میں بیوی کو پش کرتا ہے جس سے وہ جلد یا بدیر فائدہ حاصل کرتی ہے اسے مہر کہا جاتا ہے۔ مہر کے علاوہ اس کے لئے لفظ صداق استعمال ہوا ہے۔ بعض فقہاء نے اس کے لئے ۹ نام ذکر کئے ہیں۔ دراصل یہ وہ عطیہ ہے جو خاوند کی طرف سے بیوی کو دیا جاتا ہے اور یہ وہ ہدیہ ہے جسے وہ پش کرتا ہے بعض نے اس کا شرعی معنی یہ کیا ہے کہ وہ مال جو خاوند کے لئے ادا کرنا ضروری ہے اس فائدے کے مقابلے میں جو وہ بیوی سے حاصل کرتا ہے۔ بعض نے اس فائدے کا معاوضہ قرار دیا ہے جو خاوند اٹھاتا ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ معاوضہ نہیں بلکہ ایک ہدیہ اور عطیہ ہے جو خاوند کے لئے ضروری ہے کہ اسے ادا کرے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

وَءاتُوا النِّساءَ صَدُقـٰتِهِنَّ نِحلَةً ۚ ... ٤ ... سورة النساء

کہ اپنی عورتوں کو ان کے مہر عطیہ کے طور پر ادا کرو اس لئے یہ ہے تو عطیہ مگر اختیاری نہیں بلکہ واجب ہے اور بہتر اور افضل یہی ہے کہ خاوند بیوی سے پہلی ملاقات سے قبل اسے ادا کردے جیسا کہ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو نصیحت فرمائی تھی۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کیا مہر کی ادائیگی نکاح کی صحت کےلئے شرط ہے اورنکاح کے وقت اس کا ادا کرنا ضروری ہے 'اس مسئلے میں یوں توفقہاء کی مختلف آراء ہیں لیکن قرآن وسنت کی روشنی میں جوبات درست معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نکاح کے وقت اس کی ادائیگی شرط نہیں ہے ۔

ارشادربانی ہے :

لاجُناحَ عَلَيكُم إِن طَلَّقتُمُ النِّساءَ ما لَم تَمَسّوهُنَّ أَو تَفرِضوا لَهُنَّ فَريضَةً   ۲۳۶ ... سورۃالبقرۃ

''یعنی تم عورتوں کوطلاق دے سکتے ہوایسی حالت میں بھی جب نہ توتم نے انہیں ہاتھ لگایا اورنہ ہی مہر مقررکیا ۔''

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مہر مقررکئے بغیر نکاح کے وقت اس کا نام لئے بغیر نکاح ہوچکا تھا اسی لئے توایسی صورت میں بھی طلاق کا حق دیا ۔ظاہر ہے کہ نکاح ہوگا تب ہی طلاق ہوگی ۔ہاں بعد میں اسے مہر بہر حال دینا ہوگا ۔اگر مہر کی مقدار پر اتفاق نہ ہوسکے توپھر خاندان کی یا اس طرح کی عورتوں کے جومہر مقرر ہیں ان کی مثال سامنے رکھ کر مہر ادا کیا جائے گا ۔

جہاں تک طلاق کے وقت مہر کی ادائیگی کا مسئلہ ہے تواس کی دوصورتیں ہیں ۔ایک یہ کہ نکاح کے فوراً بعد طلاق دے دی اوردونوں کے درمیان ازدواجی تعلق بھی قائم نہیں ہوا یعنی مباشرت نہیں کی تھی توایسی صورت میں عورت نصف مہر لینے کی حق دار ہوگی یعنی اگر مہر مؤجل تھا اورنقد ادا نہیں کیا گیا تھا تواب طلاق کے موقع پر یہ شرط ہے کہ وہ نصف مہر ادا کرے اوراگر معجل تھا یعنی نکاح کے وقت ادا کردیا گیا تھا توعورت صرف نصف مہر رکھنے کی مجاز ہوگی ۔باقی نصف واپس لوٹانا ہوگا ۔

قرآن حکیم میں اس کی تصریح اس آیت میں کردی گئی ہے ۔

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ وَقَد فَرَضتُم لَهُنَّ فَريضَةً فَنِصفُ ما فَرَضتُم   ۲۳۷ ... سورۃالبقرۃ

''یعنی اگر تم نے عورتوں کوطلاق دی اس سے پہلے کہ تم ان سے مباشرت کرواور تم نے مہر مقرر کردیا تھا ایسی حالت میں جوتم نے مقرر کیا اس کا نصف ادا کرنا ہوگا'' اوراگر ایسی صورت پیش آتی ہے کہ نکاح کے فوراً بعد طلاق کی نوبت آجاتی ہے نہ اس نے مباشرت کی اورنہ ہی مہر کی کوئی رقم مقرر ہوتی تھی ایسی صورت میں خاوند کواپنی استطاعت کے مطابق کچھ مدد کرنا ہوگی ۔اس کے علاوہ کسی چیز کا دینا اس کےلئے بھی ضروری نہیں ہے ۔

اس کی تصریح سورہ بقرہ کی دوسری آیت میں کردی گئی ہے ۔

''اگر تم عورتوں کوایسی حالت میں طلاق دوکہ نہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا تھا (یعنی مباشرت نہیں کی تھی) اورنہ ہی کوئی مہر مقرر ہوا تھا ایسی صورت میں وسعت والے کواپنی حالت کے مطابق اورتنگی والے کواپنی حالت کے مطابق عورت کوخرچ دینا ہوگا اوریہ فائدہ اچھے اندازمیں پہنچانا چاہئے ۔'' (البقرہ :۲۳۶)

اوراگر مباشرت کے بعد طلاق دیتا ہے توایسی صورت میں طلاق کے وقت پورا مہر ادا کرنا ضروری ہے اوراگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا توایسی صورت میں اسے مہر مثل یعنی خاندان میں اس طرح کی عورتوں کی مثال سامنے رکھتے ہوئے مہر ادا کرنا ہوگا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہ واقعہ بھی اس رائے کی تائید کرتا ہے کہ نکاح کے وقت مہر کی ادائیگی شرط نہیں ہے کہ ان کے پاس ایک سائل یہ سوال لے کر آیا کہ عورت کا خاوند فوت ہوگیا اوراس کا مہر ادا نہ ہوا تھا اب اس کی وراثت میں سے اس کے مہر کا کیا حکم ہے ؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک ماہ تک اس پر غور فرماتے رہے اورآخر میں فرمایا :اس بارے میں اپنی رائے کے مطابق کچھ کہوں گا اگر صحیح ہو تواللہ اوررسول کی جانب سے اوراگر خطا ہوئی تووہ میری اپنی خطا ہوگی اورپھر فرمایا :اس عورت کےلئے مہر مثل ہوگا ۔یہ سن کر مجلس سے دوآدمی کھڑے ہوئے اورانہوں نے کہا ہم س بات کی شہادت دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کے بارے میں جس کا نام بروعہ بنت واشق تھا یہی فیصلہ فرمایا تھا ۔اس پر حضرت ابن مسعودبہت خوش ہوئے ۔

بہر حال مقصد یہ ہے کہ نکاح کے وقت مہر کی ادائیگی شرط نکاح نہیں بلکہ اس موقع پر مقرر بھی نہیں کیا تب بھی نکاح ہوجائے گا اور طلاق کی نوبت آئے تو پھر اس کے لئے مہر کا ادا کرنا شرط ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص383

محدث فتویٰ